ڈاکٹر نجم الاسلام:

شاہ عالم ثانی کی نثر

(۱)

صاحب نثر:

خاندانی نام عالی گہر - لقب شاہ عالم ثانی - شاعری میں آفتاب تخلص - عزیز الدین عالم گیر ثانی کے بیٹے تھے - تاریخ پیدائش ۱۲۴۰ ھ عالم شہزادگی میں عمادالملک کے خوف سے دہلی سے نکلے ، اور نجیب الدولہ کے پاس آکر ٹھہرے - محمد قلی خاں ناظم صوبہ الہ آباد نے نواب شجاع الدولہ کے مشورے سے عظیم آباد پر فوج کشی کا ارادہ کرکے شہزادے کو نجیب الدولہ کے پاس سے الہ آباد بلوایا اور شہزادے کو ساتھ لے کر عظیم آباد کا رخ کیا - شاہزادہ عالی گہر ابھی صوبہ عظیم آباد ہی کی سرحد میں تھے کہ اپنے باپ عالم گیر ثانی کے مارے جانے کی خبر سنی اور شاہ عالم کے لقب کے ساتھ تخت سلطنت پر جلوس کیا - (۱۱۷۳ ھ دسمبر ۱۷۵۹ء) - نواب شجاع الدولہ کو قلم دان وزارت اور نجیب الدولہ کو خلعت امیر الامرائی بھجوایا- شاہ عالم نے بادشاہت کے ابتدائی دس برس الہ آباد میں بسر کیے - اسی دوران ۱۷۶۵ء میں شاہ عالم نے ایک فرمان کے ذریعہ ایسٹ انڈیا کمپنی کو بنگال ، بہار ، اڑیسہ کی دیوانی التمغا کے طور پر عطا کی اور اس کے بدلے انگریز ، ان کو سالانہ ۲۶ لاکھ روپیہ دینے لگے - ۱۷۷۱ء میں نجیب الدولہ کے انتقال کے بعد شاہ عالم مرہٹوں سے سمجھوتہ کرکے دہلی میں داخل ہوئے- مرہٹوں نے نجیب الدولہ کے بیٹے ضابطہ خاں پر چڑھائی کی - نجیب آباد تک پہنچا کیا ، پتھر گڑھ کے قلعے میں تباہی مچا دی - بے دریغ عورتوں کی عصمتیں لوٹیں ، تمام خزانہ اور بال بچے قبضے میں کر لیے - ضابطہ خاں کا آٹھ دس برس کا خوبصورت بیٹا غلام قادر بھی قبضے میں آیا ، جسے خصی کراکے اور زنانے کپڑے پہنا کے شاہ عالم نے اپنے محل میں رکھا-(۱) غلام قادر نے رفتہ رفتہ بادشاہ کی نظر میں وقعت حاصل کر لی- ۱۷۸۵ء میں ضابطہ خاں کی وفات کے بعد غلام قادر وزیر بنا- اسی سال شاہ عالم ثانی نے خود کو مرہٹوں کی سپردگی میں دے دیا- انگریزوں نے پنشن بند کر دی - غلام قادر رشک کی وجہ سے مرہٹوں سے لڑا- شاہدرے میں فوج جمادی - مرہٹوں کو کچھ روپیہ دے دلا کر دہلی سے چلتا کیا ، اور شاہ عالم کو بصارت سے محروم کرکے بچپن کے سارے بدلے لیے- مرہٹے پھر واپس ہوئے - سندھیا ، غلام قادر کو شکست دے کر اور ذلت کے

ساتھ مار کر بادشاہ کا مختار کل بن گیا - بادشاہ نے نابینا ہونے کے سبب کاروبار سلطنت سے دست کشی کر لی - ۱۸۰۳ء میں لارڈ لیک نے دہلی کو فتح کیا اور دہلی میں ریزیڈنسی کا دور شروع ہو گیا - شاہ عالم ثانی نے ۱۸۰۶ء میں انتقال کیا-

خانوادۂ تیمور کے اکثر سلاطین اور شہزادے ، شہزادیاں علم و ادب کا ذوق اور تصنیف و تالیف کا شوق رکھتے تھے - شاہ عالم ثانی نے بھی ان روایات کو برقرار رکھا - شاہ عالم ثانی کی تصانیف نظم و نثر یہ ہیں:-

شعری تصانیف:

۱- دیوانِ فارسی - اس کا ایک قلمی نسخہ پٹنہ میں ہے - دیگر نسخے انڈیا آفس لائبریری بوڈلین لائبریری اور برٹش میوزیم میں ہیں (دیکھیے ایتھے کی فہرست کے مخطوطاتِ فارسی انڈیا آفس لائبریری ، لندن جلد اوّل ص ۹۳۷)

۲- دیوانِ اردو نایاب ہے - گارساں دتاسی نے اپنی تاریخِ ادبِ ہندوستانی جلد اول میں ص ۱۳۷ پر اور اشپرنگر نے اپنی فہرستِ مخطوطاتِ کتب خانۂ اردو میں ص ۵۹۷ پر اس کا ذکر کیا ہے - آبِ حیات میں آزاد نے شاہ عالم ثانی کے چار اردو دیوانوں کا ذکر کیا ہے-

۳- منظوم اقدس یا مثنوی قصہ بادشاہ چین مظفر شاہ- " منظوم اقدس " مثنوی کا تاریخی نام ہے، جس سے سنہ ۱۲۰۱ ھ برآمد ہوتا ہے-(سکسینہ کی تاریخِ ادبِ اردو مترجمہ عسکری طبع چہارم میں اس مثنوی کا نام مضمون اقدس غلط درج کیا گیا ہے) یہ بھی نایاب ہے-

۴- نادراتِ شاہی - یہ شاہ عالم ثانی کے اردو اور ہندی کلام کا مجموعہ ہے جو بادشاہ کے حکم سے ۱۲۱۲ ھ م ۱۷۹۷ء میں مرتب کیا گیا - اس کا ایک قلمی نسخہ رضا لائبریری رام پور میں ہے - اسے پہلی بار ۱۹۴۴ء میں مولانا امتیاز علی عرشی نے مقدمے کے ساتھ شائع کیا-

نثری تصنیف:

عجائب القصص (قصہ شاہ شجاع الشمس) یہ قلعہ معلیٰ کی با محاورہ اردو میں ایک ضخیم نثری قصہ ہے - اس کی تصنیف کا سال آغاز ۱۲۰۷ ھ ہے- اس قصے کا ایک ناقص الآخر مخطوطہ خلیل الرحمان داودی کو دستیاب ہوا تھا- اب یہ مخطوطہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ ہے - اس کی طباعت و اشاعت مجلسِ ترقیٔ ادب لاہور کی طرف سے راحت افزا بخاری کی ترتیب اور ڈاکٹر سید عبداللہ کے مقدمے کے ساتھ ۱۹۶۵ء میں عمل میں آ چکی ہے-

کتابیات:

(۱) امتیاز علی عرشی رامپوری: مقدمہ نادراتِ شاہی رام پور، ۱۹۴۴ء -

(۲) ذکاء اللہ: تاریخ ہندوستان جلد نہم، علی گڑھ، ۱۹۱۹ء -

(۳) صباح الدین عبدالرحمان: بزمِ تیموریہ، اعظم گڑھ، ۱۹۴۸ء -

(۴) فراقی: شاہ عالم نامہ، مرتبہ عرشی رامپوری-

(۵) غلام حسین طباطبائی: سیرُ المتاخرین، لکھنؤ، نولکشور، ۱۸۹۷ء -

(۶) علی لطف: تذکرہ گلشنِ ہند، علی گڑھ، مسلم یونیورسٹی پریس، ۱۹۳۴ء -

(۷) ڈاکٹر سید معین الحق: مقدمہ اخبار رنگین، کراچی، پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، ۱۹۲۲ء -

(۸) ڈاکٹر سید عبداللہ: مقدمہ عجائب القصص، لاہور، مجلسِ ترقی ادب، ۱۹۶۵ء -

(۹) ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی: دلی کا دبستان شاعری، انجمن ترقی اردو، ۱۹۴۹ء -

(۱۰) فرینکلن: تاریخِ شاہ عالم (انگریزی)

(۱۱) ایتھے: فہرستِ مخطوطاتِ فارسی مخزونہ انڈیا آفس لائبریری لندن، ج ۱ -

(۱۲) ریو: فہرستِ مخطوطاتِ فارسی مخزونہ برٹش میوزیم لندن، ج ۲ -

(۲)

نثر: (عجائب القصص) تصنیف ۱۲۰۷ھ

بادشاہ دہلی کی تصنیف ہونے کی وجہ سے "عجائب القصص" اردوے معلٰی کے منفرد نثری نمونے کی حیثیت رکھتی ہے- اس لیے محمد تقی بہار کی "سبک شناسی" کے طرز پر اس کا ایک تفصیلی تجزیہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے- سہولت کی خاطر اس تجزیے کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

- عنوانات ابواب
- دیباچے کی نثر

○ قصے کی نثر

○ عنوانات ابواب

عجائب القصص " کے ابواب پر فارسیت غالب ہے - مراد یہ کہ بجز دو اردو عنوانات کے بقیہ تمام عنوانات فارسی زبان میں ہیں - عنوانات بکثرت دیے ہیں- مطبوعہ عجائب القصص میں عنوانات کی فہرست ۱۰ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے-

نمونہ عنوان بزبان اردو - " داستان بادشاہ روم کہ قتلغ اس کا نام تھا"

نمونہ عنوان بزبان فارسی - " داستان آن کہ دیدن ملکۂ نگار شجاع الشمس را در خواب با آسمان پری مشغول راگ و رنگ و خفگی در مزاج ہم رسانیدن "

○ دیباچے کی نثر

عجائب القصص کا دیباچہ خاصا طویل ہے - ۲۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے - اور " حمد و نعت مدح چار یار و منقبت ائمہ معصومین و منقبت پیر دستگیر و سبب تالیف پر مشتمل ہے-

مختصات:

۱- اردو نثر کے درمیان فارسی و اردو اشعار بکثرت لائے گئے ہیں- " منقبت ائمہ معصومین" تمام اردو نظم میں ہے-

۲- دیباچے کی نثر زیادہ تر مقفیٰ ہے - نمونہ یہ ہے :

(الف) " حمد و ثنای بے پایاں ، شکر اور سپاس فراواں اس منعم حقیقی کو ہے کہ صبح و شام پیر و جواں ، خورد و کلاں انعام عام اس کے سے کامیاب اور بہرہ اندوز ہیں اور انسان و حیوان ، وحوش و طیور ، جن و پری ، سنگ و آہن ، بحر و بر ، زمین و زمان ، حور و ملک ، ماہ و ماہی تلک یاد اس کی میں مشغول و مصروف شب و روز ہیں " (ص ۱)

(ب) " صفت چار یار کبار کی طاقت قلم نہیں کہ رقم کرے اور کیا قدرت جو ان کے میدان ثنا میں قدم دھرے - وہ منظور و مقبول ہیں کہ جن کے ثنا خوان خدا و رسول ہیں - چار دیواری ایمان کی ان چار سے استوار ہے ، جیسے کہ بنیاد آدمی زاد کی چار عنصر سے برقرار ہے (ص ۱۰)

۳- نثرِ مسجع (ہم وزن)

(الف) "درج خلافت کا گہر، نخل ہدایت کا ثمر" (ص ۱۲)

(ب) "رحیما مستحق مرحم کا ہوں - کریما مستحق کرم کا ہوں - (ص ۱۵)

۴- کثرتِ مرکباتِ اضافی -

(الف) "مظہر العجائب مظہر الغرائب، امیرالمومنین علی ابن ابی طالب" "ولی مقبول، روح بتول" "پدر شبیر و شبر، برادر پیغمبر" (ص ۱۳)

(ب) کثرتِ اضافات

"مہر منیر مشرق عزوجلال، ماہ منور افق فضل و کمال ... سر حلقۂ اصفیائے زمان سردفتر اتقیائے جہان، یگانہ حضرت صمدیت، مقرب بساط احدیت ... نہنگ بحر عبادت و ریاضت، محیط مواج کشف و کرامت ... رہبر ایزد شناسان حق گزیں، پیشرو کاشفان اہل یقین، کاشف استار حقایق سواد و بیاض، واقف اسرار دقایق حضرت مبداء فیاض" (۲۱)

۵- جمع بطور واحد -

مثال - "سخن گوئی اور سخن دانی مشکل ترین فنون ہے" ص (۲۵) خواص بمعنی خادمہ خاص، اور خاصیت کے معنوں میں بھی مثلاً مشک کا خواص رکھتا ہے (ص ۱۴۴)، ایک تماشا عجائب اور غرائب (ص ۱۰۸) یعنی واحد موصوف پر جمع صفت -

۶- نثرِ عاری کا ایک نمونہ -

"یکایک یہ مزاج اقدس ارفع اعلیٰ میں آیا کہ قصہ زبان ہندی میں بہ عبارت نثر کہیے اور کوئی لفظ اس میں غیر مانوس اور خلاف روزمرہ اور بے محاورہ نہ ہو اور عام فہم اور خاص پسند ہووے کہ جس کے استماع سے فرحت تازہ اور مسرت بے اندازہ مستمع کو حاصل ہو اور آداب سلطنت اور طریق عرض و معروض دریافت ہوں اور اگر جاہل پڑھے تو اس کے فیض سے عالموں سے بہتر گفتگو اور بول چال بہم پہنچائے القصہ یہ قصہ بارہ سے سات (۱۲۰۷) ہجری میں لکھنا کیا شروع اور نام عجائب القصص رکھا-" (ص ۲۶)

واضح رہے کہ نثر عاری دیباچے میں صرف تراجم احادیث اور سبب تالیف کے ذیل میں ملتی ہے - دیباچے کی نثر بیشتر مقفیٰ و مسجع ہے-

۷- لفظی ترجمۂ حدیث-

(الف)   آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت - پس کلام کیا اس نے بیچ کسی چیز کے - پس فرمایا اس کو پھر آئیو- کہا اس عورت نے یا رسول اللہ خبر دے مجھے اگر آئی میں اور نہ پایا تجھے گویا نہ پانے سے مراد عورت کی موت منتظر تھی - کہا رسول اللہ نے اگر نہ پائے گی تو مجھے - آئیو ابوبکر پاس " (ص ۱۱)

(ب)   " اگر ہوتا بعد پیغمبر البتہ ہوتا عمر " (ص ۱۲)

۸-   حذف فاعل بقرینہ -

مثال   " قمری طوق اس کے سے شاد ، ذرہ مہر اس کے سے درخشاں ، آئینہ صفا اس کے سے حیران ، آفتاب پرتو جلال اس کے سے زیور روز ، ماہتاب جاہ و جلال اس کے سے شب افروز ، دریا موج کرم اس کے سے سیراب دم ، کوہ تمکین لطف اس کے سے ثابت قدم ، آسمان خلعت خانہ بخشش اس کے سے اطلس پوش ، زمین وسعت حوصلہ قدر اس کے سے دریا نوش ، نباتات سر سبزی انعام اس کی سے رطب اللسان ، جمادات کان کرم اس کی سے لعل بدخشان ، آب قطرہ عطا اس کے سے شاداب ، آتش اخگر رضا اس کے سے کباب " (ص ۳)

۹-   تکرار لفظی سے اجتناب :-

ایک لفظ کی قدیم و جدید دونوں شکلیں جملے میں لاکر یکسانیت سے اجتناب کیا گیا ہے-

مثال -   " اس مالک الملک نے کسو کو کسی شہر کا اور کسو کو کسی ملک کا مالک بنایا " - (ص ۲)

۱۰-   ہندی الفاظ کی کمی -

حروف روابط اور امدادی افعال سے قطع نظر جہاں تک اسماء کا تعلق ہے ہندی الفاظ عربی اور فارسی کے مقابلے میں نسبتاً بہت کم آئے ہیں-

دیباچے کی نثر میں جو ہندی الفاظ آئے ہیں (حروف روابط اور امدادی افعال چھوڑکر) وہ کم و بیش یہ ہیں-

" کسو ، کسی ، کوئی ، آویں ، کہتے ، بیچ ، لائے ، جان (صیغہ امر) یہ ، اکانوے برس ، نہیں ، کبت ، دوہرے ، بول چال ، بارہ سے سات رکھا ، دی ، دکھلائے ، جو ، جس ، مار (صیغہ امر)

۱۱- کثرت الفاظ عربی و فارسی -

حمد ، ثنا ، شکر ، منعم ، صبح ، شام ، پیر ، جواں ، خورد ، کلاں ، انعام ، کامیاب ، بہرہ اندوز ، بے پایاں ، فراوان ، حقیقی ، وحوش ، طیور ، جن ، پری ، سنگ ، آہن ، بحر ، بر ، زمین زمان ، حور ، ملک ، ماہ ، ماہی ، مشغول ، مصروف ، شب ، روز ، ایزد ، تفضلات ، نہایت ، سرفراز فرد ، عنایت ، ممتاز ، مرحمت ، فتح ، ظفر ، نصرت ، اقبال ، مظفر ، محصور ، سخاوت ، اظہر من الشمس ، مشہور ، حکمت ، قدرت ، قدیر ، کاملاں ، دانش ، کمالات ، نقصان ، مہم ، معترف ، وصف ، معذور ، طوق ، شاد ، ذرہ ، مہر ، رخشاں ، آئنہ ، صفا ، حیران ، پرتو ، آفتاب ، جاہ ، ماہتاب ، کرم ، تمکین ، لطف ، ثابت ، خلعت ، بخشش ، شاداب ، عطا ، مثل ، بحر ، بحار ، انہار برگ ، جمیع ، اشعار ، بشر ، رقم ، ہیات ، آفریدگار ، مخلوق ، خالق ، سعادت ، ورود ، محدود ، سرور ، برہان ، انبیاء ، اصفیاء ، اولیاء ، اتقیاء ، محبوب ، مشرقین ، مغربین ، جد ، ثقلین ، حرمین ، قاب قوسین ، آگاہی ، گمراہی ، قلت ، کثرت ، ہراساں ، ترسان ، الطاف ، نمائندہ ، دستگیر وغیرہ وغیرہ -

یہاں یہ امر قابلِ لحاظ ہے کہ شاہ عالم ثانی نے دیباچے میں خود جس زبانِ ہندی میں قصہ لکھنے کا دعویٰ کیا ہے وہ یہ ہے کہ "کوئی لفظ اس میں غیر مانوس اور خلافِ روزمرّہ اور بے محاورہ نہ ہو اور عام فہم اور خاص پسند ہووے-" (ص ۲۹)

دیباچے کی نثر کا اجمالی جائزہ -

مختصر یہ کہ دیباچے کی زبان پر فارسیت غالب ہے - ہندی الفاظ (حروفِ روابط و حروفِ مغیرہ اور افعالِ امدادی کو چھوڑ کر) شاذ ہیں - ترجمۂ احادیث لفظی ہے - دیباچے میں ایک سے زاید اقسامِ نثر ملتی ہیں - فارسی تراکیب بکثرت ہیں- نثر بیشتر مقفیٰ و مسجع ہے - نثرِ عاری صرف تراجمِ احادیث اور سببِ تالیف کے ذیل میں ملتی ہے - نثر کے درمیان اشعار بکثرت آئے ہیں-

○ قصے کی نثر-

مطبوعہ عجائب القصص میں داستان ص ۲۸ سے ص ۶۱۵ تک پھیلی ہوئی ہے- چونکہ عجائب القصص کا ایک ہی مخطوطہ اس وقت تک دستیاب ہوا ہے اور وہ ناقص الآخر ہے ، اس لیے داستان ختم نہیں ہوتی صفحہ ۶۱۵ پر دستیاب عبارت ختم ہو جاتی ہے - تمام داستان سادہ اور عاری نثر میں ہے - بیشتر ادبی نثر ہے ، کچھ حصہ ایسا بھی ہے جو مذہبی نثر کے تحت آتا ہے - عنوانات ابواب اور دیباچے کی نثر کے بعد ، ذیل میں قصے کی ادبی اور مذہبی نثر کا تجزیہ پیش کیا جاتا ہے-

۱۔ ادبی نثر

(الف) آغازِ داستان - "راویوں نے یوں روایت کی ہے کہ خطا وختن کے شہر میں ایک بادشاہ مظفر شاہ نام صاحب عدل اور داد تھا۔ رعیت تمام اس سے رضامند اور خوش اور آسودہ تھی - اور اس بادشاہ کے عصر میں کسو کے دل پر ملال نہ تھا - ہر ایک عیش و عشرت میں بسر لے جاتا تھا - کہ دن عید تھا - اور رات شب برات تھی لیکن اس بادشاہ صاحبِ عدل کے اولاد نہ تھی - لیل و نہار اس الم میں اس کے گزرتے تھے - ایک دم اس فکر سے خالی نہ تھا - اتفاقاً ایک روز آرسی ہاتھ میں لے کر چہرے کو اپنے دیکھتا تھا - یکایک موئے سفید ڈاڑھی میں نظر آیا دیکھ کر اول آبدیدہ ہوا بعدہٗ بے اختیار رویا کہ افسوس عمر آخر ہوئی یعنی پیغام اجل پہنچا اور میرے یہاں کوئی وارث تاج و تخت پیدا نہ ہوا کہ اس سے تا قیامت میرا نام رہتا اور نگہبان میرے تاج و تخت کا اور ناموس کا ہوتا اس فکر میں غم آلودہ ہو کر باہر آیا اور دربار کیا - وزیر و امیر اور تمام ارکانِ دولت اور تمام خورد وکلاں اہل کار باریاب مجرے کے ہوئے - ہر ایک نے بادشاہ کے تئیں نہایت فکر مند پایا - لیکن کسو کو جرأت نہ ہوئی کہ باعث اس فکر کا بادشاہ سے پوچھے - از بس کہ وزیر خو کردہ عنایات شاہی تھا - آداب بجا لا کر باعث فکر کا بادشاہ سے پوچھا - یک مرتبہ اس بات کے سنتے وزیر سے بادشاہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور ایک آہِ سرد دلِ پُر درد سے کھینچی اور اس کے بعد احوال سب اپنا بیان فرمایا - اور یوں ارشاد کیا کہ اے وزیر بے نظیر تفضلات خالق دو جہاں سے جس قدر اسباب سلطنت و حشمت کا اور جاہ و جلال کا چاہیے وسب موجود ہے کسی نوع کی کمی نہیں لیکن شب و روز اس درد و غم میں اپنے گزرتے ہیں - یہ فرما کر بادشاہ نے طرف آسمان کے نظر کی اور یہ شعر زبان پر لایا - فرد۔

کر دور درد و غم کو، دل شاد کر الہا
فرزند دے کے گھر کو ، آباد کر الہا

(ص ۲۸، ۲۹)

تجزیہ -

۱۔ نثر کسی قدر اطناب کی طرف مائل ہے - مثلاً

(الف) " ایک بادشاہ ، مظفر نام صاحب عدل اور داد تھا " (تطویل)

(ب) " اس بادشاہ صاحب عدل کے اولاد نہ تھی" (حشو ملیح)

(ج) " لیل و نہار اس الم میں اس کے گزرتے تھے ایک دم اس فکر سے خالی نہ تھا"۔ (تکرار معنوی)

(د) " افسوس عمر آخر ہوئی یعنی پیغام اجل پہنچا " (تکرار معنوی)

(ہ) " رعیت تمام اس سے رضامند اور خوش اور آسودہ تھی اور اس بادشاہ کے عہد میں کسو کے دل پر ملال نہ تھا ہر ایک عیش و عشرت میں بسر لے جاتا تھا - کہ دن عید تھا اور رات شب برات تھی " (ایضاً)

۲- آغازِ فصل میں (اردو نثر کی بعض قدیم داستانوں کے برخلاف) ایجاز اور سلاست و سادگی سے کام لیا گیا ہے - فصل کا آغاز یوں ہوتا ہے -

" راوی نے یوں روایت کی ہے "

جبکہ بعض دوسری قدیم داستانوں کا انداز یہ ہے -

(الف) " تب درویش دوم عندلیب خوش لہجہ زبان کے تئیں بیچ گلزار بیان کے یوں داستان سرا اس معنی رنگین کا تھا " (نو طرز مرصع آغازِ قصہ درویش دوم)

(ب) " منشیان نامہ حقیقت اور حاکیان ملاطفہ محبت یہ حکایت پر غم نوک قلم سے یوں رقم کرتے ہیں " (نو رتن - آغاز باب اوّل)

۳- فارسیت (فقروں میں)-

مثال - " ازبسکہ وزیر خو کردۂ عنایاتِ شاہی تھا"

۴- تناسبِ لغات (اسماء و صفات)

عربی و فارسی :

راوی ، روایت ، شہر ، بادشاہ ، نام ، صاحب ، عدل ، داد ، رعیت ، تمام ، رضامند ، خوش ، آسودہ ، عصر ، دل ، ملال ، عیاں ، عشرت ، عید ، شب ، روز ، اولاد ، لیل ، نہار ، الم ، دم ، فکر ، خالی ، چہرہ ، مو ، سفید ، اول ، آخر ، آبدیدہ ، بعدہ ، بے اختیار ، ناموس ، غم ، آلودہ ، دربار ، وزیر ، امیر ، ارکان ، دولت خورد ، کلاں ، اہل کار ، بازیات ، آداب ، مرتبہ ، آہ ، سرد ، درد ، احوال ، بیان ، ارشاد ، بے نظیر ، تفضلات ، خالق ، دو جہاں ، اسباب ، سلطنت ، حشمت ، جاہ ، جلال ، موجود ، نوع ، کمی ، آسمان ، نظر ، شعر ، زبان ، شاد ، فرزند ، آباد -

ہندی :

یوں ، رات ، دن ، آرسی ، ڈاڑھی ، تئیں ، کسو ، بات ، آنکھ آنسو ، سب ، گھر

۵- تقدیم و تاخیر الفاظ -

مثالیں - (الف) تقدیمِ موصوف - " رعیت تمام اس سے رضامند "

(ب) تقدیمِ مضاف - " نگہبان میرے تاج و تخت کا اور ناموس کا "

" احوال میرا " " باعث ذکر کا "

۶- ضعفِ تالیف -

مثالیں (الف) " اسی فکر میں غم آلودہ ہو کر باہر آیا"

(ب) اس سے تا قیامت میرا نام رہتا اور نگہبان میں تاج و تخت کا اور ناموس کا ہوتا - "یہاں فقرۂ ثانی کو ترتیبِ وقوع کے اعتبار معطوف علیہ بیان کرنا چاہیے تھا - اور پہلے کو بطور معطوف -

(ج) " ہر ایک عیش و عشرت میں بسر لے جاتا تھا - کہ دن عید تھا اور رات شب برات تھی "

(کاف بیانیہ زاید - ایک جملہ دوسرے جملے کی تائید کر رہا ہے ، اس لیے کاف بیانیہ زائد ہے -)

(د) " صاحبِ عدل اور داد " (بجائے صاحب عدل و داد)

۷- حذف کلمۂ حصرؔ ہی"-

مثال - "یک مرتبہ اس بات کے سنتے وزیر سے بادشاہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے-

۸- محاوراتِ قدیم - بسر لے جانا - یک مرتبہ (بمعنی یکایک)

مثالیں - " ہر ایک عیش و عشرت میں بسر لے جاتا "

"یک مرتبہ اس بات کے سنتے ----"

۹- مکالمہ نویسی -

نمونۂ نثر " یک مرتبہ مادر و پدر کو اس طور سے دیکھ کر پلنگ سے اترا اور آداب تسلیمات بجا لا کر دست بستہ کھڑے ہو کر عرض کی کہ پیر و مرشد برحق سلامت اگر زندگی غلام کی منظور ہے رخصت فرمائیے کہ سفر اختیار کروں - شاید کہ کامیاب اپنے مقصدِ دلی پر ہو جاؤں بہ موجب حدیث شریف کہ السفر وسیلۃ الظفر یعنی سفر وسیلہ ظفر کا ہے "

بادشاہ نے یہ شجاع الشمس سے سن کر ارشاد فرمایا کہ اے قرۃ العین مادر و پدر خاصہ نوش جان فرمائیے اور اپنے تئیں ہوش میں لائیے ، جس طرح تمھاری مرضی ہو گی عمل میں آوے گی اور جو درخواست سفر کی بیان کیجیے جس قدر فوج و حشم اور خزانہ درکار ہو سب حاضر ہے- فرد

سبھوں کو ہے منظور تیری خوشی
جو تیری خوشی ہے سو میری خوشی

بادشاہ زادہ باپ سے یہ کلام شفقت آمیز سن کر اٹھا اور بلا گردان ہوا اور عرض کی کہ "غلام کا جی چاہتا ہے کہ سفر دریا کا بہ صورت تاجران اختیار کر کے جستجو اپنے مطلوب کی کرے"

بادشاہ نے گلے لگا کر وہیں سرو چشم پر بوسے دیے اور ارشاد کیا کہ اگر مرضی قرۃ العین کی یوں ہے بہت بہتر چندے صبر کیجیے اور اپنے تئیں غم اور الم سے باز رکھیے۔ عرصہ قریب میں کتنے ایک جہاز (کذا) مع اجناس تجارت اور اسباب سفر تیار کروا کے رخصت فرماؤں گا۔ خاطر اپنی بہ ہر صورت جمع رکھیے اور دلِ نازک پر اپنے ملال کو راہ نہ دیجیے۔"

بادشاہ زادے نے یہ کلمات عنایات اور تفضلات باپ سے سن کر آداب بجا لایا اور مشغول راگ و رنگ کا ہوا اور اکثر دیوان اور اشعار سوختہ و برشتہ و درد آمیز مطالعہ میں رکھنے لگا۔ (ص ۲۷ تا ۴۷)

تجزیہ۔

۱۔ مکالے سست ہیں اور زبان تکلفاتِ شاہانہ سے گراں بار۔

۲۔ تقدیم و تاخیر الفاظ۔ "کامیاب اپنے مقصد پر ہو جاؤں۔

۳۔ شتر گربگی۔ "اپنے تئیں ہوش میں لائیے ... جس طرح تمہاری مرضی ہو گی عمل میں آوے گی"۔

۴۔ اور، بجائے واو عطف۔ "کلماتِ عنایات اور تفضلات"۔

۵۔ علامتِ فاعل "نے" زائد۔ "بادشاہ زادے نے یہ کلمات عنایات اور تفضلات باپ سے سن کر آداب بجا لایا"۔

۶۔ واو عاطفہ مابین الفاظ ہندی و فارسی۔ راگ و رنگ۔

۷۔ کثرتِ عطف۔ "سوختہ و برشتہ و درد آمیز"

۸۔ چند اسالیب خاص۔ "عرض کی، کتنے ایک"

(ج) بیگماتی گفتگو۔

نمونۂ نثر

"مشتری نے خبر خیریت بادشاہ زادے کی پوچھی آسمان پری نے کہا کہ الحمد للہ مزاج بادشاہزادے کا نسبت سابق سے ان دنوں بہت خوش رہتا ہے لیکن اے مشتری اختر سعید نے بھی

خبر خیریت و عافیت کی پوچھی ہے۔"

مشتری یہ سنتے ہی چین بہ جبیں ہو کر جھنجھلائی اور بولی ، وہ نامحرم موا میری خبر پوچھنے والا کون ہے - میں ہرگز اس سے اور اس کی صورت سے واقف نہیں اور عجب بات ہے کہ ہماری خلقت انسان کی ناحق بدنام ہے - جو فعل تم میں کٹناپے کا ہے ہم نے آج تک کسی انسان میں نہیں دیکھا - اپنی جوتیوں پر سے اسے قربان کروں وہ کون ہے جو اسی طرح نادیدہ اور ناشنیدہ ربط یگانگت کا بیان کرتا ہے - اے آسمان پری میں تم سے بیزار ہوں گی ٹھٹھے ہی ٹھٹھے گالیاں دیتی ہو مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ موا کوئی خبطی و سودائی ہے - خبردار پھر مجھ سے ایسی بات نہ کہیے گا و اگر آپ سے یوں ہی چھیڑ چھاڑ کی ٹھہراویں گی ملک نگار کی خدمت سے جدا ہو کر اپنے ما باپوں کے پاس جا رہوں گی اور جو تمہاری خاطر ملکہ نگار کو شجاع الشمس کے قاصد سے ہو گی مجھ غریب کی اتنی خاطر معلوم -

آسمان پری نے دیکھا کہ مشتری حد سے زیادہ خفا ہو کر بگڑی ہے قہقہہ مار کر ہنسی اور کہا اے مشتری تو عجب کوئی زود رنج شخص ہے ایسی باتیں مزاح کی سن کر چاہیے خوش ہو جیے نہ کہ برعکس اس کے دشنام اور فحش زبان پر لائیے۔

مشتری نے یہ سن کر آسمان پری سے کہا جو میری چڑھے سو آپ کی رنجھ ہے از برائے خدا اس کے سوا جو اور بات چیت ٹھٹھے کی ہو کہیے لیکن یہ مذکور آئندہ نہ کہیے گا

آسمان پری نے کہا اے مشتری ایک دن مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تو بھی گرفتار محبت ہو کر میری منت اور سماجت کرے گی مگر اب جو تیرے جی میں آوے برا بھلا کہہ دے - انشاء اللہ تعالیٰ اس کا نتیجہ ایک دن نظر آوے گا۔"

مشتری نے کہا - دور پار ، یہ باتیں تمھیں کو اللہ نصیب کرے۔"

(ص ۲۰۰ ، ۲۰۱)

تجزیہ -

۱- بیگماتی زبان کے الفاظ اور محاورے - موا - کٹناپا ، اپنی جوتیوں پر سے اسے قربان کروں ٹھٹھے ہی ٹھٹھے ، ما باپوں ، رنجھنا ، دور پار

۲- قصرِ مضاف - " چھیڑ چھاڑ کی ٹھہراویں گی "

۳- چند مخصوص اسالیب -

" نسبت سابق سے (بجائے " بہ نسبت سابق کے) "

" عجب بات ہے " (بجائے عجیب بات ہے) "

" ہماری خلقت انسان کی ، (بجائے ، ہم انسانوں کی خلقت) "

"ٹھٹھے ہی ٹھٹھے گالیاں دیتی ہو ، (ترک حرف جار)"
"شخص ، بجائے ، عورت"
واگر "بجائے اور اگر"
تمہیں "بجائے تمھی (یا ، تم ہی) جسے اب ماہرین لسانیات اودھی کے زیر اثر اہل لکھنؤ کا اختراع سمجھتے ہیں -
"خبرپوچھی ہے"
"میں تم سے بیزار ہوں گی ، (ہوں گی بجائے ہوں)"
حذفِ کاف بیانیہ -"ایسی باتیں مزاج کی سن کر چاہیے خوش ہوجیے" یہاں دوسرا جملہ پہلے کے اعراب کے حکم میں ہے اور کاف بیانیہ قبول کرتا ہے-
شتر گربگی - "میں تم سے بیزار ہوں گی ... خبردار مجھ سے ایسی بات نہ کیجے گا - واگر آپ مجھ سے یوں ہی چھیڑ چھاڑ کی ٹھہراویں گی ملکہ نگار کی خدمت سے جدا ہو کر اپنے ماں باپوں کے پاس جا رہوں گی اور جو تمہاری خاطر ملکہ نگار کو شجاع الشمس کے قاصد سے ہو گی مجھ غریب کی اتنی خاطر معلوم"
ماں باپوں (بجائے ماؤں باپوں)

(د) رزمیہ منظر -

نمونۂ نثر - "غرض کہ صبح ہوئی ادھر بادشاہ زادہ شجاع الشمس بہ عزم جنگ زرہ داروندی خود و دستانے پہن کر شمشیر مصری ہاتھ میں لے فیل سفید پر آیا انا فتحنا اور آیۂ نصر من اللہ پڑھ کر سوار ہوا- میمنہ اور میسرہ سپرد قیطوش زریں کلاہ کے اور شمعون بن میمون کے کیا اور ہراول شمعون بن میمون کے بھتیجے کو کیا- نام اس کا فیوش دیو تھا - طبل جنگ بجنے لگا اور ادھر شہپال خرچنگ لقا مسلح ہو کر چلتے گینڈے کی پہن کر گوزن پر سوار ہوا - جنگ میمنہ میسرہ حوالے اپنے بیٹوں کے کی- ایک قیطون اور دوسرے کا نام یامون دیو تھا - اور آپ درمیان میں فوج کے استادہ ہوا بازار ملک الموت کا گرمی پر آیا - لشکر سے طرفین کے نقیبوں کی زبان سے آواز آنے لگی کہ آج دیو زاد اور پری زاد و آدمی زاد سے ایسا بہادر و شجاع کون ہے کہ میدان میں آکر داد شجاعت کی دے- آواز نقیبوں کی سن کر جتنے شجاع اور بہادر لشکر میں طرفین کے تھے جوش و خروش میں آئے - ایک پری زاد طاؤس لقا نام مسلح اسپ چینی پر سوار نیزہ سرتاپا فولادی اکتالیس گز کا ہاتھ میں لیے ہوئے میدان میں باہیبت و شکوہ لشکر سے شجاع الشمس کے نکلا اور گھوڑے کو میدان میں

کاوے دے کر طرف لشکر شہپال فرچنگ لقا کے پکارا کہ آج دیووں سے ایسا بہادر کون ہے کہ آکر مجھ سے مقابلہ کرے - یہ سنتے ہی لشکر سے شہپال کے ایک دیو سیاہ ، آبنوس نام ، گینڈے پر سوار ، گرز سومن کا ہاتھ میں لیے ہوئے سامنے طوس لقا پری زاد کے آیا"...

(ص ۳۰۱ ، ۳۰۲)

تبصرہ و تجزیہ -

رزم کے بیان کو طول دیا گیا ہے دعوت مبارزت کا جواب دیتے ہوئے شہپال فرچنگ لقا کی طویل تقریر ملاحظہ ہو:

> اے آدمی زاد ! یہ میں جانتا ہوں کہ تو شجاعت شعار اور دلاور اپنی ذات سے ہے لیکن میں کہاں اور تو کہاں پر کاہ کو کوہ سے کیا نسبت اور کیا مناسبت تو دیر سے تماشا میرا دیکھتا تھا کہ کیسے کیسے دیوان شجاعت شعار اور پری زاد مردان کار برابر خاک اور تیری خوبصورتی پر اور جوانی پر رحم آتا ہے میں نہیں چاہتا کہ تیرے تئیں صدمہ پہنچے ، آ میرے منہ میں گھوڑے سمیت کود پڑ ، مطلق تجھے کچلنے کا نہیں ، پلپلا کر حلق کے تلے اتار جاؤں گا- یہ بھی نیکی میں تیرے ساتھ اس لیے کرتا ہوں کہ تو آپ سے مجھ تک آیا ہے لیکن تو آپ سے کیا آتا تھا وہ جو اس شخص رو سیاہ کا خدا رزق رساں لات و عزا ہے میں ہمیشہ اس سے التجا کرتا تھا کہ کوئی آدمی زاد واسطے میرے تبدیل ذائقہ کے بھیج دے - سو بعد مدت اس نے میری دعا قبول کرکے تیرے تیئں میرے پاس بلا حجت بھیج دیا ہے مثل مشہور مصرع رزق را روزی رساں پری دہد"
>
> (ص ۳۰۴ ، ۳۰۵)

ظاہر ہے کہ یہ جواب مقتضائے حال کے موافق نہیں - حد ہو گئی ہے کہ شہپال کی سخن فہمی و فارسی دانی کا ثبوت بھی فارسی مصرع کی صورت میں بہم پہنچا دیا ہے-

ڈاکٹر عبداللہ لکھتے ہیں - "شاہ عالم (عجائب القصص میں) لڑائی کے عمدہ نقشے پیش نہیں کر سکے-" ہم بھی اس خیال سے متفق ہیں-

(ہ) خط کا نمونہ ۔

" بعد سلام شوق اور آرزوے دیدار کے کہ رات دن سوائے اس آرزو کے کوئی آرزو نہیں ہے ، بھینا ملکہ نگار کو معلوم ہو پیش ازیں تم نے محبت نامہ کہ جس کے دیکھنے سے فرحت دماغ کو اور روشنی چشمِ ہجراں کشیدہ کو ہو ، بھیجا تھا ساعتِ سعد میں اور عین انتظار میں روشنی بخشنے والا دیدۂ گریاں کا اور تسلی دینے والا دلِ بریاں کا ہوا - تشنگی دوری کی اس آب یاد آوری سے بجھی ...
(ص ۳۸۲)

تبصرہ

یہ خط نویسی کا بالکل روایتی انداز ہے جو شاہ عالم ثانی نے عجائب القصص میں اختیار کیا ہے۔

(و) باغ کا منظر ۔

"اور دیکھتا کیا ہے کہ ایک چار دیواری طلائی ہے اور کوسوں تک اس کی وسعت طول و عرض میں ہے - اور اس میں جس طرف کو خیال کیجے قصر اور مکان اور محل سنہری اور پکھراج کے بنائے ہوئے ہیں اور اس کی ایک سمت کو ایک باغ رشکِ بہار پُر از گل ہائے رنگا رنگ سے ہے اور فصلِ بہار جلوہ گر ہے - شگوفے طرح طرح کے کھل رہے ہیں جعفری اور گیندا اور گل چنپا اور بابونہ اور اقسام اقسام کے پھول پھول رہے ہیں اور طرح طرح کے جانور مثل طوطی ہزار داستان و عندلیب شیدا جا بہ جا شاخوں پر بیٹھے ہوئے چہچے کر رہے ہیں اور نہریں اور آب جوئیں پر گلاب اور بید مشک سے جا بہ جا جاری ہیں اور سینکڑوں حوض لبریز رنگ سے ہیں فوارے چھٹ رہے ہیں اور مالنیں بیلچے ہاتھوں میں لیے پنیریاں جما رہی ہیں اور کوئی رہٹ کے گرد چل رہی ہیں اور سرسوں اطراف چمن کے پھول رہی ہے -غرض کہ باغ کیا تھا قطعہ بہشت بریں کا تھا ، یا قطعہ ملا میر علی یا عبدالرشید کا تھا۔" (ص ۱۱۳ ، ۱۱۴)

شہر کا بیان ۔

" دیکھتے کیا ہیں کہ ایک شہر مینو سواد آباد ہے اور شہرپناہ اس شہر کا بلوریں

اور منبت یاقوت و لعل سے ہے اور درمیان اس شہر کے ایک نہر بھری ہوئی گلاب و بید مشک کی جاری ہے اور اطراف اس کے رستہ سواری کا اور راہ گیروں کا چھوڑ کر دوکانیں صرافوں کی اور بزازوں کی اور جوہریوں کی اور شیرینی والوں کی اور ہر ایک شہر کے تجاروں کی دو رستہ آراستہ ہیں ، سائبان کھنچے ہوئے ہیں اور ٹٹیاں ابرک کی لگ رہی ہیں اور جوہری اور جوہری بچہ اور صراف حلوائی وغیرہ اقسام اقسام کے پوشاکیں پہنے ہوئے دوکانوں میں بیٹھے ہیں اور ایک طرف دوکانوں میں نان و حلوہ فروش و اچار فروش طرح طرح کے طعام تیار کیے ہوئے چوڑیاں سونے روپے کی ہاتھوں میں لیے ہوئے مگس رانی کر رہے ہیں اور ایک طرف دوکانوں میں فالودے والے چاندی کی قابوں میں آبی غوریوں میں چینی کی تشتریوں میں فالودہ دمشقی و رومی و ہندی و چینی و خطائی جمائے بیٹھے ہیں ۔ چمچی اور قاشق نقرہ ، چوبی منقش چین کے اور روم کے خطائی پیالوں پر دھری ہوئی ہیں ۔ شربت گلاب و بید مشک کا کوری کوری ٹھلیوں میں بھرا ہوا ہے اور سافیاں ستھری سفید و صاف ہر ایک ٹھلیا پر پڑی ہیں اور آب پاشی نیچے ہر دوکان کے سقے کر رہے ہیں اور مشکیں بھی بھری ہوئی شربت و گلاب کی کاندھوں پر لیے ہوئے کٹوری چاندی کی بجا رہے ہیں کہ جن کی جھنکار کو سن کر مسافر کوسوں سے آکر اس پانی کو پی کر آتش تشنگی کو بجھاتا ہے ۔ اور یخ والے ٹوکروں میں کوزے یخ بستہ بسائے ہوئے گلاب و بید مشک کے کوچہ بہ کوچہ محلہ بہ محلہ دوکان بہ دوکان لیے ہوئے بیچ رہے ہیں ۔" (ص ۱۲۱)

تبصرہ

عبارت مذکورہ بالا میں اور اسی انداز کی دوسری عبارتوں میں جو عجائب القصص میں آتی ہیں ، اس زمانے کی بہت سی اشیاء " بالخصوص کھانوں ، برتنوں " پھلوں کے نام معلوم ہوتے ہیں ۔ اور شہر کی آراستگی کا منظر نظر میں آتا ہے ۔

دیو کا مرقع

" اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک دیو سفید جس کے قد کا طول پچاس گز کا اور سر برابر قلعہ زنگبار کے ہے اور آنکھیں اس کی مثل منقل کے مشتعل ہیں اور

دہان اس کا مثل دہان حمام فراخ اور شعلہ زن ہے اور ہر ایک دانت اس کا طول اور عرض میں دو دو گز کا اور تیز تر سوہان اور شمشیر سے ہے اور ہاتھوں میں ایک حربہ آہنی مشابہ گرز کے کم ہزار من سے نہ ہو گا - لیے چلا آتا ہے اور (۲) متوجہ سبزہ زار ہوا " (ص ۹۴)

نوٹ - مذکورہ بالا نمونوں میں عطف کی کثرت بہت نمایاں ہے- عبارت کے آخری حصے میں جملوں میں انقطاع اور عطف کے استعمال میں ناہمواری ہے-

۲- مذہبی نثر-

(الف) آیاتِ قرآنی کا ترجمہ اور ترجمانی -

مثالیں -

ولقد خلقنا الانسان من صلصال من حماء مسنون -

(ترجمہ شاہ عالم)

" معنی اس آیات کے ہیں ، یعنی تحقیق پیدا کیا میں انسان کے تئیں خاک خشک سے کہ مارنے سے آواز دے اور نکلا کل سیاہ اور بدبو سے تغیر پایا ہوا "

(ص ۵۴۵)

کما قال اللہ سبحانہ " وھوالذی خلقکم من نفس واحدۃ و جعل منھا زوجھا لیسکن الیھا"-

(ترجمہ و ترجمانی شاہ عالم)

جیسا کہ کہا ہے اللہ تعالیٰ نے معنی اس آیت کے یہ ہیں کہ حق سبحانہ تعالیٰ وہ شخص ہے کہ پیدا کیا تمھارے تئیں شخص واحد سے اور پیدا کیا پہلوے چپ سے جوڑے کو اس کے یعنی حوا کو تا آرام پاوے آدم اس سے اور نقل ہے بیچ تفسیر کے اور کتابوں کے کہ حضرت آدم نے جب کہ بہشت میں جگہ پائی اور رہنا اختیار کیا، تنہائی سے اور نہ ہونے ہم جنس کے وحشت زدہ تھا جس وقت کہ خواب میں گیا حق تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا کہ پہلو کو آدم کے پھاڑ جوڑا اس کا نکالو - فرشتوں نے موافق حکم الہٰی کے پہلو کو آدم کے پھاڑ کر حوا کو نکالا کہ نہایت صاحب حسن اور صاحب جمال تھی جب کہ آدم خواب سے بیدار ہوا دیکھتے ہی حوا کو تعجب میں آیا اور پوچھا کہ تو کون ہے حکم الہٰی پہنچا کہ یہ جوڑا تیرا ہے ساتھ اس کے آرام کرکے وحشت سے اور تشویش سے آرام پاوے ......

(ص ۵۵۰، ۵۵۱)

۳- و مریم ابنت عمران التی احصنت فرجھا فنفخنا فیہ من روحنا -

معنی اس آیت کے یہ ہیں کہ مثل مارتا ہے حق تعالیٰ اوپر تقویٰ اور طہارت اور عبادت حضرت مریم کی کہ بیٹی عمران کی تھی نگاہ رکھا اس نے جسم اپنے کے تئیں زنا سے پس دم کیا میں نے بیچ جسم اس کے روح اپنی کے تئیں کہ مراد اس روح سے عیسیٰ علیہ السلام ہے (ص ۵۵۱)

۴- انما المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ و کلمتہ القھا الی مریم و روح منہ

معنی اس آیت کے یوں ہیں - سوا اس کے نہیں ہے کہ مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا پیغمبر خدا ہے اور کلمے سے کن کے پیدا ہوا ہے بے واسطے باپ کے کہ ڈالا اس کے تئیں بیچ رحم مریم کے اور روح ہی پیدا ہوا محض قدرت سے اس کے اور حضرت عیسیٰ کے تئیں مسیح اس جہت سے کہتے ہیں کہ ... (ص ۵۵۱)

شاہ عبدالقادر کے ترجمہ سے شاہ عالم ثانی کے ترجمہ آیات کا موازنہ -

شاہ عبدالقادر کے موضح قرآن کا سنہ اختتام ۱۲۰۵ ھ ہے - جبکہ شاہ عالم ثانی کی تصنیف عجائب القصص کا ۱۲۰۷ ھ سنہ آغاز ہے - بہرحال دونوں قریب تر زمانے کی تصانیف ہیں - ذیل میں شاہ عبدالقادر اور شاہ عالم ثانی کے تراجم آیات کے نمونے پیش کیے جاتے ہیں -

(۱) واتل علیھم نبا ابنی آدم بالحق ان قربا قربا نا فتقبل من احد ہما ولم یتقبل من الاخر قال لاقتلنک قال انما یتقبل اللہ من المتقین (مائدہ رکوع ۵)

ترجمہ شاہ عبدالقادر

اور سنا ان کو احوال تحقیق آدم کے دو بیٹوں کا جب نیاز کی دونوں نے کچھ نیاز پھر قبول ہوئی ایک سے اور نہ قبول ہوئی دوسرے سے کہا تجھ کو مار ڈالوں گا وہ بولا کہ اللہ قبول کرتا ہے سو ادب والوں سے (موضح قرآن تاج کمپنی)

موضح قرآن شائع کردہ شیخ غلام علی ۱۹۴۹ء میں اس آیت کا ترجمہ یوں درج ہے : اور پڑھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آدمیوں کے خبر دو بیٹوں آدم کے ساتھ صحیح کہ قابیل اور ہابیل تھے - جس وقت قربانی کی دونوں نے قربان کرنا ... پس قبول کی گئی قربانی ایک کی دونوں میں سے اور نہ قبول کی گئی دوسرے سے ، کہا قابیل نے ہابیل کو قسم ہے خدا کی البتہ قتل کروں گا میں تجھ کو ،

کہا قابیل نے نہیں قبول کرتا اللہ مگر پرہیزگاروں سے۔

ترجمہ شاہ عالم ثانی۔

خطاب پروردگار کا طرف پیغمبر کے ہے پڑھ اوپر اس قوم اہل مکہ کے خبر آدم کے دونوں بیٹوں کی راستی سے جس وقت نذر کی قربانی کے تئیں قبول کیا گیا۔ ایک سے دونوں کے اور نہ قبول کی گئی اس بیٹے کی قابیل نام تھا۔ پس کہا قابیل نے ہابیل کے تئیں کہ ماروں گا تیرے تئیں ہابیل نے کہا کہ حق تعالیٰ قبول کرتا ہے پرہیزگاروں سے۔

(ب) ترجمہ احادیث۔

آیات قرآنی کی طرح احادیث بھی عجائب القصص میں بکثرت منقول ہیں اور ان کا ترجمہ بھی درج ہے۔ ذیل میں ترجمہ احادیث کے نمونے پیش کیے جاتے ہیں۔

(۱) "خمر طینتہ آدم و ترک حتیٰ صار متغیرا اسود ثم خلق منہ آدم۔

معنی اس حدیث کے یہ ہیں۔ یعنی خمیر کرکے خاک آدم کی رکھی اس حد تک کہ ہو گئی تغیر اور سیاہ بعد اس کے پیدا کیا گیا اس سے آدم علیہ السلام (ص ۵۴۵، ۵۴۶)

(۲) روایت ہے ابوہریرہ سے۔ قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فقال خلق اللہ التربتہ یوم السبت و خلق فیھا الجبال یوم الاحد و خلق الشجر یوم الاثنین و خلق المکروہ یوم الثلثاء و خلق الدواب یوم الاربعاء وبث یوم الخمیس و خلق آدم بعد العصر فی یوم الجمتہ فی آخر الخلق و آخر ساعت من النھار فیھا بین العصر الی اللیل۔ رواہ مسلم

معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہتا ہے ابوہریرہ پکڑا ہاتھ میرے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا پیدا کیا حق تعالیٰ نے خاک کو یعنی زمین کو بیچ دن ہفتے کے اور پیدا کیا بیچ اس زمین کے پہاڑوں کے تئیں اتوار کے دن اور پیدا کیا درختوں کے تئیں پیر کے دن اور پیدا کیا چیز بد کے تئیں منگل کے دن اور پیدا کیا چارپایوں کے تئیں بدھ کے دن اور پیدا کیا آدم کے تئیں بعد عصر کے جمعہ کے دن بیچ آخر پیدائش کے اور آخر ساعت کے دن درمیان عصر کے رات تک۔ روایت کیا ہے مسلم نے (ص ۵۴۹)

مختصات نثر۔

۱۔ نثر رنگین ۔

(الف) بعد ایک دم کے گوہر مدعا کا موافق اپنے حوصلے کے ہاتھ میں لا کر درج دہن کو وا کرکے یوں گفتگو میں آیا۔" (ص ۳۵۵)

(ب) القصہ بادشاہ مشرق یعنی آفتاب تابان متوجہ سیر کوہستان مغرب کا ہوا ۔ شام نمایاں ہوئی کئی ہزار شمع دان نقرہ کہ جس کی بتیاں موم کافوری کی مع فانوس ہائے بلوریں جا بجا قرینوں سے روشن ہوئے اور نیر اصغر یعنی ماہتاب لباس نور پہنے ہوئے باچہرہ نورانی رونق افزا کرسی فلک پر ہوا " (ص ۹۰)

(ج) " از بسکہ زخم تازہ تیغ عشق کا دل پر اختر سعید کے کارگر ہوا تھا نصیحت سے اور تشفی سے التیام پذیر نہ تھا ۔ (ص ۲۲۶)

۲۔ جمع الجمع ۔ " امورات " (ص ۲۵۵)

اقربایان " (ص ۴۱ ، ۳۸۳ ، ۱۵۴ ، ۲۵۵) عنایاتوں (ص ۵۵ ، ۱۰۵)

ارکانان (ص ۳۷ ، ۸۲ ، ۵۸ ، ۵۱۲)

امرایان (ص ۳۵ ، ۸۲ ، ۸۵ ، ۵۰۸ ، ۶۱۵)

عنایاتیں (ص ۹۶ ، ۲۵۱ ، ۲۸۱)

نودارات (ص ۱۰۶)

مساکینوں (۳۳۶)

۳۔ جمع بطور واحد ۔ ابو ہریرہ کہ اصحاب رسول خدا کا تھا (ص ۵۴۶)

لیکن امور لاچاری ہے (ص ۲۵۵) جواہر اقسام اقسام کا (ص ۶۲ ، ۱۱۱) احکام مانجھیوں کو فرمایا (۹۲ ، ۲۵۵) احکام پہنچا، (ص ۱۴۳) ، مسبب حقیقی نے ملاقات کا اسباب جلوہ گر کیا ہے ، (ص ۱۸۱) ، خواص اس کا " (ص ۱۹۱) " مشک کا خواص ، (ص ۲۴۴)

۴۔ تذکیر و تانیث کی ناہمواری ۔

" آخر سعید نے عرض کیا ، (ص ۵۸) ، عرض کی ، (ص ۵۸) عرض کیا (ص ۶۵) ، التماس کی تھی (ص ۵۸ ، ۸۱ (ا) آہ و فغاں بادشاہ زادے کا ، (ص ۶۳) ، سرگزشت نہ چھپایا ، (ص ۹۶) ، سرگزشت اس کا بیان کیجے (ص ۱۷۵) ، روح نے پرواز کیا ، (ص ۳۰۲) ، قلم تراش نکالی (ص ۴۸۷)

سلام علیک کی ، (ص ۴۵۷ ، ۴۵۸)

۵- کثرت مرکبات معطوفہ -

" حور و قصور اور جن و ملک اور فحش و طیور محو و بیخود ہو کر صبر و توان ہاتھ سے دے کر بے اختیار وجد میں تھے اور جتنے ماہی و نہنگ و سونس اور غوک اور خرچنگ اور جولاہہ آبی و مرغابی وغیرہ وغیرہ چھوٹے بڑے جانور دریائی تھے - ہر ایک ساحل اور ٹاپوں پر اگر محو رقص اور سماع تھے - (ص ٦١)

٦- حذف فعل بقرینہ -

" یہ بھی معلوم کہ مجھے تیرا وصل میسر آوے ، (ص ٦٣) ، غالب کہ صورت زیست مرشد زادہ آفاق کی ظہور میں آوے ، (ص ٦٧) ، زندگی اپنی معلوم ، (ص ٧٩) ، سو ملاقات اس کی بھی معلوم ، (ص ٨٨) ، نجات اور مخلصی اس بلائے عظیم سے معلوم ، (ص ٩٦)

۷- ہر ایک ، بجائے ، سب -

" ہر ایک خادمان محل کو خوش نودی حد سے زیادہ حاصل ہوئی ، (ص ٦٦) جتنے خادمان محل تھے ہر ایک پر دن مصیبت کا درپیش ہوا ، (ص ۸۳) ، اپنے گھروں میں آن کر ہر ایک سیاہ پوش ہوئے ، (۸۹) ، وہ ہر ایک داغ عشق دل پر دے کر اکثر یہ شعر پڑھتے تھے (ص ۹۱)

۸- پر ، بجائے ، میں -

کامیاب اپنے مقصد دلی پر ہو جاویں (ص ۷۳)

۹ - انھوں ، بجائے ، ان -

" اس مرتبے پر صدائے دل فریب انھوں کی تھیں (ص ۷۸) دیگر مثالیں بر صفحہ (۱۵۰ ، ۱۷۰ ، ۱۹۲)

۱۰- جنھوں ، بجائے جن ،-

جنھوں کی سج دھج ، (ص ۱۰۹) دیگر مثالیں بھی ملتی ہیں-

۱۱- اس ، بجائے ، ان-

"اس بیقراریوں سے ، (ص ۸۰)

۱۲- تکرار لفظی -

" حکم احکام ، (ص ۸۸) خان و خوانین (ص ۵۱۲) شاد و شاد (ص ۱۳۸) ، ناحق ناحق گالیاں اور کوسنے دیا کرتی ہے ، (ص ۲۲۹) دل کے تئیں سوراخ

سوراخ پاتے تھے ، (ص ۲۶۸) ، ترساں ترساں لرزاں لرزاں (ص ۲۸۰) ، بشرط ہا و شروط ہا ، (ص ۳۶۴) باطن میں باغ باغ اور شاد شاد ، (ص ۳۸۹ ، اندیشے باطل باطل (ص ۴۸۶)

۱۳- تکرار معنوی -

دم بہ دم اور ہر ساعت (ص ۱۰۲) (اطناب) قضا و قدر اپنی گھات میں لگ رہے تھے - اور حکم الہٰی یوں ہی تھا (عطف بے قرینہ ، ص ۱۰۳) تباہ و سقیم (ص ۱۰۵)

اطناب برائے تخصیص -

اے شخصو ، عزیزو ، (ص ۱۰۵)

حشو - ، یہ نصیحت اور مشورہ (ص ۱۰۸) منور اور روشن کیا ، (ص ۱۵۰) مل کر باہم ایسا گائے (ص ۲۲۱)

۱۴- یک مرتبہ " بمعنی ، یکایک -

" یک مرتبہ زمین شق ہوئی ، (ص ۱۰۷) ، یک مرتبہ غش میں آیا ،(ص ۱۳۴) (دیگر بر صفحہ ۱۷۴ ، ۱۸۷ ، ۳۵۲ ، ۳۵۳)

۱۵- حذف کاف بیانیہ -

" دیو زمین پر بے جان ہو کر گرا کہ جس کی آواز گرنے کی ایسی ہوئی یہ گمان ہوا کہ چھت آسمان کی گری اور زمین پھٹی (ص ۱۰۷) یہاں تکرار بے جا سے اجتناب کی خاطر " ایسی ہوئی " کے بعد کاف بیانیہ محذوف ہے جو حسن انشاء کی تعریف میں آتا ہے

۱۵- واحد موصوف پر صفت بصیغۂ جمع -

ایک تماشا عجائب اور غرایب (ص ۱۰۸)

۱۶- جمع مونث غائب کے افعال -

کرتیں ہوئیں (ص ۱۴) پہنچائیں ہیں (ص ۱۹۱) جانتیں ہیں (ص ۱۲۱) لگ رہیں ہیں (ص ۲۳۶) کرتیں بھی ہیں (ص ۲۴۹) رکھتیں ہیں (ص ۲۵۲) لگیں تھیں (ص ۲۷۶) لائیں ہیں (ص ۲۹۹)

۱۷- کلمہ حصر ہی کے بجائے ہیں کا اضافہ -

یونہیں ہیں - (ص ۱۵۱ ، ۱۸۲ ، ۲۸۱ ، ۲۸۲ وغیرہ)

تمہیں (بجائے تم ہی - ص ۲۳)

۱۹ - حرف ، کے ، کا ایک مخصوص استعمال -

متوجہ شہ نشینوں کے ہوا ، (ص ۱۸۲) ، متوجہ شہر روم کے (ص ۱۹۱) ،
باریاب مجرے کے ہوئی (ص ۱۹۷) ، کارفرما شعور کے ہوئی (ص ۲۱۳) ،
داخل باغ کے ہوئی (ص ۲۵۹) ، روانہ پرستان کے ہوئی ، (ص ۲۵۵) ،
مستعد جنگ کے تھے (ص ۳۱۴) ، مشغول کشتی کے ہوئے (ص ۳۶۲) ،
روانہ حضور کے ہو ، (ص ۲۸۵) وغیرہ

۲۰ - حرف استفہام زائد -

مثالیں - "یہی سوچ ہے کہ آیا ملاقات اس کی کیوں کر ظہور میں آوے گی -
(ص ۱۷۵)

۲۱ - رعایت لفظی -

مثال -

ہمیشہ تشنگی عشق سے تیرے پاؤں دھو دھو پیوے (ص ۱۵۲)

۲۲- دکنی انداز -

" تمام فوج غیرت میں آئی اور سوچی کہ واقعی طوطوس سچ کہتا ہے (ص ۳۷۶)

۲۳- ترک امالہ -

" وہ بھی ایک وضع مسخرا پن کی رکھتا ہے " (ص ۲۳۲)
" اس اژدھا نے دخل نہ پایا " (ص ۳۷۰)

۲۴- تعقید -

" تم تو یہ بات میں جانتی ہوں کہ ٹھٹھے سے کرتی ہو" (ص ۲۶۴)

۲۵ - فعل تابع مفعول اول -

" یہ احسان اور عنایت سبحانہ تعالیٰ نے بادشاہ زادے پر کیا ہے" (ص ۱۸۱)

۲۶ - اضافت مابین الفاظ ہندی و فارسی -

سیرچاندنی کرکے (ص ۹۷)

۲۷- فاعل بصیغہ جمع کے ساتھ فعل بصیغہ واحد -

" یہ سب خرابیاں اور مصیبتیں جو اٹھاتا ہوں سب بے فائدہ ہے " (ص ۱۳۲

۲۸- املا -

" فرمانویس (ص ۹۹) جہاز (جہاز) (ص ۷۳) فزا (فضا) (ص ۲۵۸)

۲۹- چند ادبی اسالیب -

(الف) بیان ماضی بطور حال - مثال

" دیکھتی کیا ہوں کہ اس پہاڑ پر ایک چوکی سفید بچھی ہوئی ہے " (ص ۱۷۵)

(ب) ارسال، مثال -

" مثل مشہور ہے من بھاوے اور منڈیا ہلاوے بغل میں لینٹ اور من میں شیخ فرید - جی میں تو کچھ اور منہ پر کچھ (ص ۱۸۸)

(ج) استفہام انکاری -

" کس کمبخت کا جی چاہتا ہے کہ تجھ رشک گل کو چھوڑ کر بادیہ پیما خار غربت کا اور دشت مصیبت کا ہو " (ص ۳۹۵)

(د) ایجاز -

" اسقدر زیادتی ؟ (ص ۲۱۸)

(ہ) لفظاً انشائیہ و معناً خبریہ - مثال

افسوس جس شخص کو چاہیے اور اس کی عاشق زار ہوجیے اس سے یہ سلوک کیجیے " (ص ۴۰۵)

(و) دیگر - کیا وضیع و شریف اور کیا بندگان حضور " (ص ۸۸)

ایک دل کیا ہزار دل سے عاشق ہوتے تھے " (ص ۹۰)

" گھڑی چار ایک دن باقی رہا تھا (ص ۹۲)

" جان ہے تو جہاں ہے (ص ۱۵۵)

" بہت گئی تھوڑی ہے " (ص ۲۹۱)

یہاں صرف چند ادبی اسالیب کی نشان دہی کی گئی ہے - حقیقت یہ کہ اردو کے نثری اسالیب فورٹ ولیم کالج سے قبل ہی پختگی کی منزل کو پہنچ چکے تھے

۳۰- لغات و محاورات قدیم -

(الف) وقفہ

(یعنی " اب وقت وقفے کا نہیں ہے مبادا ساعت نیک جو سوار ہونے کی ہے ٹل جاوے (ص ۸۴)

بجد - " بادشاہ زادی جس وقت بہت بجد ہوئی (ص ۹۰) انشاء کے ایک شعر میں اور شاہ عبدالقادر کے موضع قرآن مطبوعہ شیخ غلام علی میں بھی یہ لفظ یونہی آیا ہے انشا کا شعر ہے -

رہتا ہر وقت مستعد تھا -

اس بات پہ بہجت توام بجد تھا - (مثنوی فیل)

میوجات (بجائے میوہ جات)

چقر (ص ۱۰۹)

جامہ خانہ (لباس تبدیل کرنے کا کمرہ)

کے (یعنی کتنے "یہ سیر کے مہینے ہم نے کی" (ص ۱۲۲)

باری دارنی (ص ۱۱۹)

موتی مالے (ص ۱۲۲)

پیشتر (آگے، "وہاں سے پیشتر روانہ ہوئے" (ص ۱۳۰)

پتنگ (ص ۱۲۲)

سانج (ص ۱۵۲)

دولت (بجائے بدولت - "جس کی دولت سیر و تماشا میسر آتا ہے" ص ۱۶۱ - دیگر بر صفحہ ۲۶۲ - ۳۲۱ - ۳۸۱ وغیرہ)

تعقید ("اس امر پر تعقید ہے" ص ۱۸۱) موضح قرآن مطبوعہ شیخ غلام علی میں بھی یہ لفظ بکثرت آیا ہے)

تیز پری (تیز اڑان ص ۱۰۰)

بناسپتی (ص ۱۰۹)

بنگلہ (ص ۱۲۲)

رقم ("کئی سو رقم جواہر بے بہا کے" ص ۱۸۲)

البتہ (ضرور - "دوبارہ احتیاج بیان کی نہیں البتہ مشتری نے تمہاری خدمت میں اظہار کیا ہو گا- ص ۱۸۵)

تحقیق (ا) (بے شک "تحقیق آسمان پری لے جاتا" (ص ۲۲۵) "البتہ" اور "تحقیق" کے یہ استعمالات آیات قرآنی کے لفظی ترجموں تک محدود و مخصوص سمجھے جاتے ہیں لیکن شاہ عالم ثانی نے ادبی نثر میں بھی انھیں استعمال کیا ہے - اس نوعیت کا ایک اور فقرہ عجائب القصص میں یوں آیا ہے "مجھے کاہے یاد کرتا ہو گا مگر ملکہ نگار کو" -

سادگی (ص ۱۹۲)

ناہنوز (ص ۱۹۳)

پڑی (پڑیا) (ص ۲۱۲)

اوجڑانجا (ص ۳۸۸)

کھوجڑی گیا (ص ۲۷۴ "موئے کھوجڑی گئے تو سخت بے شرم ہے ")

عیار پن (ص ۲۲۹)

بھینا (ص ۲۳۳)

جھاڑا ("بعد پہر رات کے جھاڑا ہو جایا کرتا تھا" ص ۲۴۰)

رخصت (اجازت "روانگی باغ کی رخصت کا" ص ۲۴۹)

بٹھلانا ("پالکی میں بھٹلا کر داخل باغ کیا" ص ۲۴۹)

خواص (مذکر "کوئی خواص باپ کا آوے اور مجھے یہاں نہ پاوے" ص ۲۶۹)

بن سپاری (ص ۲۷۲)

قصابا (ص ۲۹۶)

چوپاتی (ص ۳۵۸)

کرنائے جنگی "شش پر" ژوپین (جنگی ساز و یراق ص ۳۵۹)

تس (ص ۳۲۷)

چل تہہ (جنگی پوشاک ص ۳۵۸)

بساول (ص ۳۹۳)

سرسائی (ص ۳۷۴)

پاکر (ص ۳۷۵)

رکھائی (ص ۴۸۸)

اہل خدمات (= جمع اہل خدمت کی ص ۵۹)

ھرج مرج (ص ۴۳۹)

جاہلی (= جہالت ص ۴۴۰)

ماٹی (ص ۵۴۵)

شاہدی (= شہادت "گواہی - ص ۴۸۴)

نچ (ص ۴۸۶)

اگرچہ - بجائے اگر - "اگرچہ میں نے بھی خدا نخواستہ دوہرا کبت بیت فرد اشعار کی قسم سے ......

لکھا ہو وہ بھی مجھے لکھے - ص ۴۸۸)

قرط (ص ۴۴۱)

معنت پھٹ (ص ۴۰۵)

جریدہ (بمعنی تنہا ، ص ۳۹۱)

عملہ فعلہ (ص ۳۹۵ ، ۵۹)

زندان بان (ص ۳۸۷)

والانہ (ص ۶۷ ، ۱۵۱ ، ۱۶۳ ، ۱۸۰ ، ۲۶۵ ، ۲۸۱ ، ۲۹۸ ، ۳۰۹ وغیرہ)

بہوئی (ص ۵۹)

جھالڑ (ص ۶۰)

(ب) در جواب (" دوہرے در جواب اس کے پڑھے " ص ۱۶۲ " بادشاہ زادے نے در جواب اختر سعید کے فی البدیہہ یہ شعر زبان شیریں بیان سے ادا کیا" ص ۲۰۸

" عرضی در جواب شفق کے اس مضمون پر تھی " ص ۲۹۹)

بسر لے جانا - (ص ۸۰ ، ۱۸۱ وغیرہ)

بجرد (" بمجرد بدلنے چھپڑیوں کے " ص ۹۵ " بمجرد اس احکام کے " ص ۱۰۲ وغیرہ)

آغاز ہونا (" درد زہ آغاز ہوا " ص ۱۱۸ ، ۱۶۲)

عرض ہونا (" بادشاہ زادی کو عرض ہوئی کہ حمام تیار ہے " (ص ۱۲۵)

بعد چندے کے (چند روز کے بعد ص ۱۲۵)

مرگ مارنا (" شہزادہ مرگ مار کر بخوشی تمام پلنگ پر بیٹھا ہے " ص ۱۲۶ ،

" شہزادہ مرگ مار کر چھپر کھٹ پر بہ انتظار تمام بیٹھا ہے " ص ۱۲۹)

بلا گرداں ہونا - (بلائیں لینا - ص ۱۳۸)

سکھ فرمانا (سونا " بادشاہی محاورہ ص ۱۳۹ ۱۷۳)

آلودہ محبت (" شجاع الشمس کے تئیں ایسا تیری طرف سے آلودہ محبت کروں کہ تیرے پاؤں دیکھ کر اور کا منہ نہ دیکھے " ص ۱۴۳)

اب کی (" اب کی جا کر ملکہ نگار سے ملاقات کروں گی ص ۱۸۱)

چڑ لگانا (ص ۲۰۶)

چڑکی لینا (" تم نے میری چڑ کی لی " ص ۲۵۳)

حمام فرمانا (ص ۲۰۶)

دن آخر ہونا (" یہ چار دن آخر ہوں " ص ۲۶۶

نگاہ رکھنا (اپنے تئیں ضبط کر کے بے ہوشی اور غش سے نگاہ رکھا " ص ۲۷۰)

ڈاڑ مار کر رونا (ص ۳۳۶)

تلے اترنا (نیچے اترنا) (ص ۳۴۹)

لڑائی لینا (ص ۳۷۸)

پیچھے پڑنا (ص ۴۰۶)

کانوں پر ہاتھ رکھنا (ص ۴۱۵)

سوچ میں جانا (ص ۴۲۳)

احسان کے عہدے سے نہ نکلنا (تمھارے اس احسان کے عہدے سے نہ نکلوں گی ص ۱۰۱ - دیگر بر صفحہ ۱۳۸ ، ۲۵۷ وغیرہ)

گفتگو میں آنا (" بادشاہ زاد بھی لاچار ہو کر گفتگو میں آیا " ص ۴۵۴)

خوش آنا (" یہ عرض کرنا ملکہ کو نہایت خوش آیا " ص ۵۱۴)

لا نہ لوں گا (لے نہ آؤں گا) (" جبتک تصرف میں لا نہ لونگا " ص ۴۲۸)

مزاج روبصحت لانا (" جب کہ مزاج بادشاہ زادے کا روبہ صحت لاوے گا- ص ۴۶۲ - دیگر بر صفحہ ۴۳۷)

لاحق حال ہونا (ص ۴۸۶)

ہمارے یہاں (ص ۴۳۷ " وزیر کے یہاں " ص ۵۶ ، ۴۲) اس کی روز مرہ پر شاہد احمد دہلوی اور جوش ملیح آبادی کے مابین خوب خوب معرکہ آرائی ہوئی تھی (دیکھیے ساقی کا جوش نمبر)

سربہ صحرا (ص ۴۱۵)

نہیں دیکھا ہے نہ سنا ہے (ص ۴۱۶)

" معذرت میں پیش آتی ہے (۴۲۴)

" مزاج ٹھٹھول ہے (۴۵۰)

" خیال ان پر نہ لانا (ص ۴۵۸)

" خط اس مضمون پر پہنچا (ص ۴۴۲)

" میرے تیرے اقرار ہے (ص ۴۲۳)

" حرکت شاہ پری سے دیکھ کر (ص ۴۲۳)

" ہو رہے ہے " (ص ۴۴۴) - کیا کرے ہے " ص ۹۶)

" سراغ نہ ہو سکی " (ص ۴۱۴)

" تفضلات اور عطیات خرچ فرمائی (ص ۱۴۴)

" سلوک خرچ کیا " (ص ۱۸۸ ، ۴۰۴ ، ۲۶ ، ۴۳۳ ، ۴۳۲) باتیں خرچ کیں (ص ۳۶۸)

" حرکات فلکی درپے ایزا مدتوں سے کمیں میں تھے اور یہی چاہتے تھے " (ص ۳۹۷) یہاں اس عربی

جمع کو شاہ عالم ثانی نے مذکر استعمال کیا ہے - یہ اہل لکھنؤ و بلاد مشرق" کا مخصوص استعمال سمجھا جاتا ہے کہ وہ عربی جمع کو خواہ وہ مؤنث ہی کی جمع کیوں نہ ہو مذکر ہی بولتے ہیں -

مارے جا کر " (ص ۳۷۷)

" شام نمایاں ہوئی " (ص)

نعرہ بھرنا ("نعرہ آہ کا بھرا " ص ۲۷)

یاد سے فراموش ہونا (ص ۴۷)

" درپے تیاری جہازوں کے ہو (ص ۵۷)

"گرم ناچنے میں ہوئیں (ص ۸۷)

شاہ عالم ثانی کی زبان پر پوربی اثرات :

شاہ عالم ثانی دس برس الہ آباد میں رہے تھے - حسب ذیل مثالوں سے ظاہر ہے کہ انھوں نے پوربی کے اثرات قبول کیے -

۱- عربی جمع " حرکات " کو مذکر استعمال کیا ہے-

۲- جمع مؤنث غائب کے امدادی اور اصلی دونوں افعال کی جمع لاتے ہیں - مثلاً کرتیں تھیں - پہنچاتیں ہیں جانتیں ہیں - رکھتیں تھیں - لگیں تھیں - لائیں ہیں وغیرہ-

۳- "یونہیں " بجائے یوں ہی - اور " تمھیں " بجائے تم ہی استعمال کیا ہے -

عجائب القصص کی نثر مزید مطالعے اور تقابلی جائزے کی گنجائش رکھتی ہے-